جموں یونیورسٹی پوسٹ

نئی روایتوں کا امین... منفرد اخبار

Vol.No.02 | Issue No, 04 | April, 2024

جلد نمبر 2 | شمارہ نمبر: 4 | اپریل، 2024

لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے جموں یونیورسٹی میں ’گونج 2024‘ کا افتتاح کیا، تعلیمی تبدیلی کو فروغ دینے پر زور دیا

جموں، مارچ: لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے جموں یونیورسٹی میں ’گونج 2024‘ کا افتتاح کیا، جو ایک بڑا تہوار تھا جسکا مقصد خطے کی بھرپور ثقافت کا جشن منانا اور طلبہ کے تعلیمی تجربات کو بہتر بنانا تھا۔ یہ تہوار اسکولوں اور کالجوں کو اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرنے، ٹیمورک کو فروغ دینے، اور جموں وکشمیر میں تعلیم کی مجموعی ترقی میں کردار ادا کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔

افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے لیفٹیننٹ گورنر نے کہا کہ ’گونج 2024‘ نہ صرف ایک ثقافتی تقریب ہے بلکہ یہ تعلیٰ میں تبدیلی کے لیے ایک محرک بھی ہے۔ انہوں نے جموں یونیورسٹی کو تہوار کے انعقاد اور طلبہ کو اپنی تخلیقی صلاحیتوں کے اظہار کے لیے ایک بہترین پلیٹ فارم فراہم کرنے پر مبارکباد دی۔

لیفٹیننٹ گورنر نے دیگر تعلیمی اداروں پر زور دیا کہ وہ جموں یونیورسٹی کے تخلیقی اقدامات جیسے ”ڈیزائنیور ڈگری“، ”کالجآنوہیلز“، اور ”گونج“ کو اپنائیں، جو طلبہ میں تخلیقی صلاحیتوں اور زندگی بھر سیکھنے کے جذبے کو فروغ دینے کے لیے اہم ہیں۔

انہوں نے کہا کہ 21ویں صدی میں، خیالات اقوام کی اصلی دولت ہیں، اور تعلیمی اداروں کو اپنے روایتی دائرے سے باہر نکل کر نوجوان ذہنوں کی تربیت کے لیے کردار ادا کرنا چاہیے۔ تعلیم کا مقصد طلبہ میں تخلیقی سوچ، سادگی، اور آزادی پیدا کرنا ہونا چاہیے۔

لیفٹیننٹ گورنر نے تعلیمی اداروں پر زور دیا کہ وہ قومی تعلیمی پالیسی (NEP) 2020 کو نافذ کریں، جسکا مقصد نوجوان نسل کو بھارت کی قدیم ثقافتی وراثت سے جوڑنا ہے۔ انہوں نے ’کالج آنوہیلز‘ اقدام کی تعریف کی، جس نے طلبہ کو عملی تعلیم فراہم کرنے اور دور دراز علاقوں تک علم پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا۔

جموں وکشمیر خواتین سائنس کانگریس 2024: لیفٹیننٹ گورنر کا خطاب

شبھم

جموں: لیفٹیننٹ گورنر جناب منوج سنہا نے جموں یونیورسٹی میں منعقدہ تین روزہ ’جموں وکشمیر خواتین سائنس کانگریس 2024‘ کا افتتاح کیا۔

اس موقع پر انہوں نے اس اقدام کو سائنس، ٹیکنالوجی، اور اختراع کے میدان میں خواتین کی قیادت کو مضبوط بنانے کی جانب ایک اہم قدم قرار دیا۔ کانگریس کا مقصد خواتین محققین کو بااختیار بنانا اور STEM (سائنس، ٹیکنالوجی، انجینئرنگ، اور ریاضی) کے شعبوں میں صنفی برابری کو فروغ دینا ہے، جو جموں وکشمیر انتظامیہ کی صنفی فرق کو کم کرنے کی جاری کوششوں سے ہم آہنگ ہے۔

اپنے کلیدی خطاب میں لیفٹیننٹ گورنر نے مختلف سائنسی شعبوں میں خواتین کی قابل ذکر کامیابیوں کو سراہتے ہوئے کہا: ”آج، مجھے فخر ہے کہ ہماری بیٹیاں اختراع اور تبدیلی کی قیادت کر رہی ہیں۔“

انہوں نے خواتین کے کردار کو ہندوستان کو عالمی اختراع کی طاقت بنانے میں اہم قرار دیتے ہوئے، جموں وکشمیر میں خواتین کی قیادت میں ترقی کو فروغ دینے کے عزم کا اعادہ کیا۔ ”تحقیق میں خواتین کی فعال شرکت ہندوستان کو ایک عالمی اختراع کی طاقت کے طور پر مقام دلا سکتی ہے۔ جموں وکشمیر میں خواتین کی قیادت میں ترقی ہمارا اہم مقصد ہے، اور یہ ہدف حاصل کرنا ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے،“ انہوں نے زور دیا۔ انہوں نے تعلیمی اداروں سے درخواست کی کہ ایسی پالیسیوں کو نافذ کریں جو سائنس اور متعلقہ شعبوں میں خواتین کی

شرکت میں اضافہ کریں۔

لیفٹیننٹ گورنر نے جموں وکشمیر کے سائنس اور ٹیکنالوجی ڈپارٹمنٹ میں ایک خصوصی سیل کے قیام کا بھی اعلان کیا، جو نیتی آیوگ کے ویمن انٹرپرینیورشپ پلیٹ فارم کے ساتھ مربوط ہوگا۔ اس اقدام کا مقصد سائنسی کوششوں اور کاروبار میں خواتین کی حمایت کے لیے ایک منظم طریقہ فراہم کرنا ہے۔

مزید برآں، انہوں نے یونیورسٹیوں کو خواتین سائنسدانوں کی خدمات کو اجاگر کرنے کے لیے خصوصی اشاعتوں اور فلموں کی تخلیق کی ترغیب دی اور پی ایچ ڈی پروگراموں اور خصوصی تحقیقاتی منصوبوں میں خواتین کی شرکت بڑھانے پر زور دیا۔

افتتاحی تقریب کے دوران، لیفٹیننٹ گورنر نے کانگریس کے لیے خلاصہ کتابچہ جاری کیا، جو تحقیق اور اختراع کو مختلف شعبوں میں فروغ دینے کا ایک اہم سنگ میل ہے۔

اس تقریب میں جموں یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر اُمیش رائے، CSIR-انڈین انسٹیٹیوٹ آف کیمیکل بیالوجی کے ڈائریکٹر پروفیسر وبھا ٹنڈن، اور دیگر معزز عہدیداران اور سائنسدانوں نے شرکت کی۔

کانگریس میں دلچسپ سیشنز، فلیش ٹاکس، اور پریزنٹیشنز شامل تھیں، جن میں سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں خواتین محققین کی نمایاں خدمات کو اجاگر کیا گیا۔ دن کا آغاز جموں یونیورسٹی اور کشمیر یونیورسٹی کے نوجوان خواتین محققین کی طرف سے حوصلہ افزا فلیش ٹاک سے ہوا۔ یہ پریزنٹیشنز مختلف سائنسی شعبوں کا احاطہ کرتے ہوئے حاضرین کے درمیان متحرک مباحثے اور شمولیت کو فروغ دیتے ہیں۔ پروفیسر ارون بھارتی، جموں یونیورسٹی کے شعبہ طبیعیات کے سربراہ، نے اس سیشن کی صدارت کی، جبکہ شریک صدر پروفیسر وینو کول شعبۂ نباتیات سے تھیں۔

کانگریس کی خاص باتوں میں ایک سیشن شامل تھا، جس کی قیادت کشمیر یونیورسٹی کے ڈین آف اکیڈمک افیئرز پروفیسر فاروق اے مسعودی نے کی۔ میدانتا اسپتال کی سینئر ڈائریکٹر برائے بریسٹ سرجری، ڈاکٹر کانچن کور نے ”طب میں خواتین: ہونا یا نہ ہونا“ کے موضوع پر ایک بصیرت افروز خطاب پیش کیا۔ انہوں نے ورک لائف بیلنس کی اہمیت اور طب کے میدان میں خواتین کے لیے مساوی مواقع کی ضرورت پر زور دیا، اور قیانوسی تصورات کو چیلنج کیا جو انکی صلاحیت کو محدود کرتے ہیں۔

کانگریس نے پوسٹر پریزنٹیشنز اور تحقیقی سیشنز بھی شامل کیے، جنکا مقصد نوجوان محققین کو اپنی صلاحیتیں دکھانے کا موقع فراہم کرنا تھا۔

تقریب کے اختتام پر ایک موسیقی کی محفل کا انعقاد کیا گیا، جسکا انتظامیہ پروفیسر سنجنا کول، کنوینر کلچرل کمیٹی، نے کیا، جس نے سائنسی گفتگو میں تخلیقی صلاحیتوں کی اہم گفت وشنید کو اجاگر کیا۔

جموں وکشمیر خواتین سائنس کانگریس 2024 خواتین کو سائنس کے میدان میں بااختیار بنانے کے لیے جموں وکشمیر انتظامی اور تعلیمی اداروں کی کاوشوں کا ایک مظہر ہے، جو ایک زیادہ جامع اور اختراعی مستقبل کی راہ ہموار کرتی ہے۔

جموں یونیورسٹی میں شعبۂ صحافت کے لیے سنگ بنیاد رکھا گیا

لیفٹیننٹ گورنر اور جموں یونیورسٹی کے چانسلر، منوج سنہا کے مشکور ہیں جن کی غیر متزلزل حمایت سے اس اہم اقدام کو عملی شکل دی جاسکی: وائس چانسلر، پروفیسر اُمیش رائے

شفقت وانی

جموں: جموں یونیورسٹی کے کیمپس میں 24 فروری 2024 کو شعبۂ صحافت اور میڈیا اسٹڈیز کی نئی عمارت کے تعمیراتی منصوبے کی عظیم سنگ بنیاد تقریب منعقد ہوئی۔اس موقع پر یونیورسٹی کے وائس چانسلر، پروفیسر اُمیش رائے، اور مہمان خصوصی شری سنتوش ویدیہ، آئی اے ایس، نے بھومی پوجن کے ذریعے عمارت کا سنگ بنیاد رکھا۔

تقریب سے خطاب کرتے ہوئے شری ویدیہ نے تمام جامعات کو جامع سہولیات فراہم کرنے کی اہمیت پر زور دیا اور ان ترقیاتی اقدامات میں حکومت کی مکمل تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ انہوں نے کہا کہ تعلیمی اداروں کو ایسے وسائل سے آراستہ کرنا ضروری ہے جو نوجوان ذہنوں کو پروان چڑھانے اور انہیں قوم کی ترقی میں اہم کردار ادا کرنے کے قابل بنائیں۔شری ویدیہ نے شعبۂ صحافت اور میڈیا اسٹڈیز کے کردار پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ یہ شعبہ مستقبل کے صحافتی پیشہ وران کی تربیت کے لیے ایک اہم کردار ادا کرے گا۔ انہوں نے ایک ایسے تعلیمی ماحول کی ضرورت پر زور دیا جو ہمت، شفافیت، تخلیقی اور ترقی پسند سوچ کو فروغ دے تاکہ ملک کی مجموعی ترقی یقینی بنائی جاسکے۔

وائس چانسلر، پروفیسر اُمیش رائے، نے تقریب میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے جموں وکشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر اور جموں یونیورسٹی کے چانسلر، جناب منوج سنہا کا شکریہ ادا کیا جن کی غیر متزلزل حمایت سے اس اہم اقدام کو عملی شکل دی جاسکی۔

اپنے استقبالیہ خطاب میں منصوبہ بندی اور ترقی کی ڈین، پروفیسر مینا شرما نے اس منصوبے کی تفصیلات پیش کیں اور اس کے مثبت اثرات کو اجاگر کیا۔انہوں نے بتایا کہ شعبۂ صحافت اور میڈیا اسٹڈیز کے لیے مخصوص G+2 عمارت کا کل رقبہ 17719 مربع فٹ (74.1646 مربع میٹر) ہوگا اور اس منصوبے پر 26.4 کروڑ روپے لاگت آئے گی۔

اس موقع پر پروفیسر نیلو رہمیترہ، ڈین ریسرچ اسٹڈیز، نے اپنے والد شری ایس ڈی رہمیترہ کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ان کی یاد میں ایک گولڈ میڈل کا اعلان کیا۔جموں یونیورسٹی کے رجسٹرار، پروفیسر راہل گپتا نے تقریب کے تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔ تقریب کی کارروائی شعبۂ صحافت اور میڈیا اسٹڈیز کی سربراہ، ڈاکٹر گارما گپتا، نے انجام دی۔

اس موقع پر یونیورسٹی کے ڈینز، ڈائریکٹرز، ریکٹرز، تدریسی شعبوں کے سربراہان، شعبۂ تعمیرات کے اعلیٰ عہدیداران، یونیورسٹی کی مختلف ایسوسی ایشنز کے نمائندے، ملازمین، اساتذہ، اور شعبۂ صحافت ومیڈیا اسٹڈیز کے طلبہ نے بھی بھرپور شرکت کی۔

جموں یونیورسٹی میں گوگل نیوز انیشیٹو کے تعاون سے فیکٹ چیکنگ پر ایک روزہ ورکشاپ کا انعقاد

جے یو پوسٹ نیوز

جموں: جموں یونیورسٹی کے شعبہ صحافت و ماس کمیونیکیشن نے گوگل نیوز انیشیٹو (GNI) انڈیا ٹریننگ نیٹ ورک کے تعاون سے ایک دن کی ورکشاپ کا انعقاد کیا، جس کا مقصد ابھرتے ہوئے صحافیوں اور میڈیا اساتذہ کو غلط معلومات کے پھیلاؤ کا مقابلہ کرنے میں مدد فراہم کرنا تھا۔ ورکشاپ میں ڈاکٹر ادتیا کمار شکلا، جو گوگل نیوز انیشیٹو انڈیا ٹریننگ نیٹ ورک کے ٹریننگ اسسٹنٹ اور امیٹی یونیورسٹی، مدھیہ پردیش کے میڈیا اسٹڈیز کے پروفیسر ہیں، نے بطور ماہر تربیت دی۔ ڈاکٹر وینیت اُتپل، اسسٹنٹ پروفیسر، آئی آئی ایم سی جموں، ورکشاپ کے دوران مہمانِ خصوصی تھے۔اس پروگرام میں موجودہ ڈیجیٹل دور میں حقائق کی جانچ کی اہمیت پر زور دیا گیا، جہاں غلط معلومات عوامی رائے اور فیصلے سازی پر نمایاں اثر ڈال سکتی ہیں۔

جموں یونیورسٹی کے شعبہ صحافت و ماس کمیونیکیشن نے گوگل نیوز انیشیٹو (GNI) انڈیا ٹریننگ نیٹ ورک کے جس کا مقصد ابھرتے ہوئے صحافیوں اور میڈیا اساتذہ کو غلط معلومات کے پھیلاؤ کا مقابلہ کرنے میں مدد فراہم کرنا تھا۔ ورکشاپ میں ڈاکٹر ادتیا کمار شکلا، جو گوگل نیوز انیشیٹو انڈیا ٹریننگ نیٹ ورک کے ٹریننگ اسسٹنٹ اور امیٹی یونیورسٹی، مدھیہ پردیش کے میڈیا اسٹڈیز کے پروفیسر ہیں، نے بطور ماہر تربیت دی۔ ڈاکٹر وینیت اُتپل، اسسٹنٹ پروفیسر، آئی آئی ایم سی جموں، ورکشاپ کے دوران مہمانِ خصوصی تھے۔اس پروگرام میں موجودہ ڈیجیٹل دور میں حقائق کی جانچ کی اہمیت پر زور دیا گیا، جہاں غلط معلومات عوامی رائے اور فیصلے سازی پر نمایاں اثر ڈال سکتی ہیں۔

ڈاکٹر گرما گپتا، شعبہ صحافت و ماس کمیونیکیشن کی سربراہ، نے اس ورکشاپ کی ضرورت پر زور دیا تاکہ میڈیا کے طلبہ کو جعلی خبروں کے دور میں غلط معلومات اور گمراہی کا مقابلہ کرنے کے لیے بہتر طور پر تیار کیا جاسکے۔انہوں نے وسائل فراہم کرنے والے ماہر کی تعریف کی، جنہوں نے غلط معلومات کی نشاندہی کے لیے "ریڈ فلیگ" کی معلومات فراہم کی اور جھوٹے ویڈیوز کی شناخت اور تصدیق کے لیے مناسب ٹولز اور تکنیکوں کے استعمال پر زور دیا۔

ورکشاپ کے دوران شرکاء کو مختلف اقسام کی غلط معلومات اور ان کو شناخت کرنے اور آن لائن غلط معلومات کا مقابلہ کرنے کے مختلف طریقوں اور ٹولز سے آگاہ کیا گیا، خاص طور پر انتخابی عمل کے تناظر میں۔ انہیں گوگل لینز، ہینڈ یکس، ٹن آئی اور ان وِیڈ جیسے ٹولز کا استعمال کرتے ہوئے تصاویر، ویڈیوز اور مواد کی تصدیق کرنے کی عملی تربیت بھی دی گئی۔ ماہر نے شرکاء کو انتباہ کیا کہ وہ ان پیغامات اور پوسٹس سے دور رہیں جو شدید جذبات کو اُکساتے ہیں۔اس کے علاوہ، انہیں احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کی نصیحت کی گئی کہ وہ ایسے سوشل میڈیا ہینڈلز سے بچیں جو ہمیشہ قابل اعتماد معلومات فراہم نہیں کرتے۔

ورکشاپ میں شرکاء نے اس بات پر بھی گفتگو کی کہ میمز کو کیسے مؤثر طریقے سے سنبھالا جائے جو اکثر پروپیگنڈا یا غلط معلومات پھیلانے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔انہوں نے ٹیلیگرام پروفائلز اور گروپوں کی نگرانی کرنے کے طریقے بھی سیکھے، خاص طور پر تیسرے فریق کے ٹولز جیسے گوگل سی ایس ای، ٹی جی اسٹیٹ اور ٹیلیگرام ڈی بی سرچ بوٹ کا استعمال کرتے ہوئے۔شرکاء کو یہ ترغیب دی گئی کہ وہ سوشل میڈیا کے پیغامات یا پوسٹس، خاص طور پر واٹس ایپ کے ذریعے بھیجے گئے پیغامات کی "منصوبہ بندی" پر غور کریں اور آگاہ رہیں کہ فارورڈ کردہ پیغامات میں ہمیشہ اصل مصدر کی تصدیق ضروری ہوتی ہے۔انہیں یہ بھی کہا گیا کہ زبان کی جانچ پڑتال کریں اور اعداد و شمار کی تصدیق کریں۔

ڈیلی اسٹیٹ سماچار کے صنعتی دورے کا بصیرت انگیز تجربہ

دلجیت سنگھ

جموں: جموں یونیورسٹی کے شعبہ صحافت ومیڈیا اسٹڈیز نے اپنے طلباء کے عملی علم اور صنعت سے تعلق کو بڑھانے کے لیے آج ایک بصیرت انگیز صنعتی دورے کا اہتمام کیا، جس کا مقصد معروف اشاعت ''ڈیلی اسٹیٹ سماچار'' کے پریس اور دفتر کا دورہ تھا۔ اس دورے کی قیادت شعبے کے اساتذہ نے کی، جس سے طلباء کو میڈیا آوٹ لیٹ کے اندرونی کاموں کو دیکھنے کا قیمتی موقع ملا۔

چھاپہ خانہ کے عمل کو سمجھنے سے لے کر ایڈیٹوریل فیصلوں اور نیوز روم کی حرکیات کو جاننے تک، یہ تجربہ انتہائی معلوماتی اور تعلیمی تھا۔ ڈیلی اسٹیٹ سماچار کے مینجنگ ڈائریکٹر، شمشیر سنگھ چارک نے طلباء سے بات کرتے ہوئے کہا کہ ایسے اقدامات نظریاتی تعلیم اور عملی تجربے کے درمیان خلا کو پر کرنے میں مدد دیتے ہیں۔

انہوں نے کہا، "تجرباتی تعلیم صحافت کی تعلیم میں بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ صنعتی دورہ طلباء کو ان کی کلاس روم کی تعلیم کو حقیقت کی زمین پر لا کر ایک قیمتی بصیرت دے گا، جو ان کے مستقبل کے کیریئر میں بے شک فائدہ مند ثابت ہوگا۔"

انہوں نے طلباء کو غیر جانبدار اور بے خوف صحافت اپنانے کی اہمیت پر بھی زور دیا تاکہ ان کا کام معاشرے میں تبدیلی لا سکے۔

اس دورے میں سینئر صحافیوں اور چھاپہ خانہ کے آپریٹرز کے ساتھ انٹرایکٹو سیشنز بھی شامل تھے، جنہوں نے طلباء کو صحافت کے شعبے میں موجود چیلنجز اور مواقع سے آگاہ کیا۔ ڈیلی اسٹیٹ سماچار کی ایڈیٹوریل ٹیم نے اپنے تجربات شیئر کیے اور صحافت میں سچائی اور درستگی کی اہمیت پر مشورے دیے۔ طلباء نے میڈیا اخلاقیات، خبریں جمع کرنے کی تکنیکوں اور ڈیجیٹل صحافت کے بدلتے ہوئے منظر نامے پر بھی تبادلہ خیال کیا۔

طلباء نے اس دورے کو انتہائی مفید قرار دیا اور کہا کہ خبروں کی تیاری کے پورے عمل کو دیکھنے سے، یعنی تصوّر سے لے کر پھیلاؤ تک، ان کی اس پیشے کے بارے میں گہری سمجھ بوجھ ہوئی ہے اور اس نے انہیں صحافتی کام میں بہترین کارکردگی دکھانے کی ترغیب دی ہے۔

یومِ جمہوریہ کی تقریبات، ڈائریکٹوریٹ آف اسپورٹس اینڈ فزیکل ایجوکیشن اور این ایس ایس کے اشتراک سے جموں یونیورسٹی میں منائی گئیں

جموں: ڈائریکٹوریٹ آف اسپورٹس اینڈ فزیکل ایجوکیشن اور این ایس ایس یونٹ-IV، یونیورسٹی آف جموں نے "بدلتا بھارت" کے موضوع کے تحت 26 جنوری 2024 کو یوم جمہوریہ کی تقریبات منائیں۔ یہ پروگرام یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر اُمیش رائے کی سرپرستی میں اور چیئرمین این ایس ایس یونیورسٹی آف جموں کے زیر نگرانی منعقد کیا گیا۔ ڈاکٹر ہیما گندوترا، پروگرام کوآرڈینیٹر این ایس ایس، یونیورسٹی آف جموں نے اس پروگرام کے انعقاد میں اہم کردار ادا کیا۔ اس موقع پر ڈائریکٹر اسپورٹس ڈاکٹر داؤد اقبال بابا بطور چیف گیسٹ شریک ہوئے، جب کہ مسٹر ول کیشور اور مسٹر رویش وید خصوصی مہمان تھے۔

80 سے زائد رضا کاروں نے یونیورسٹی آف جموں کے ایتھلیٹک ٹریک، ڈائریکٹوریٹ آف اسپورٹس اینڈ فزیکل ایجوکیشن میں جمع ہو کر پروگرام کی سرگرمیوں میں حصہ لیا، جن میں قومی ترانہ، ثقافتی پروگرام اور قوم کے لیے ایمانداری سے کام کرنے کا عہد شامل تھا۔ ڈاکٹر داؤد اقبال بابا نے طلباء کو مبارکباد دی اور کھیلوں کی ترقی کے لیے سخت محنت کرنے کی ترغیب دی۔

اس پروگرام کے مرکزی میزبان رضا کار اشیش (بی پی ایڈ 1st سیمسٹر، یونیورسٹی آف جموں) تھے، جب کہ بی پی ایڈ سیمسٹر III کی لاکشیکا جموال اور ایم پی ایڈ سیمسٹر I کی انکیتا نے وطن پرستی کا گیت پیش کیا۔ پروگرام کی میزبانی اور مؤثر تقریر یونیورسٹی کے رضا کاروں نے کی، جن میں پالوے بولوریا اور شاکشی گوریا (بی پی ایڈ سیمسٹر I) شامل ہیں۔ مزید برآں، پالوے بولوریا اور اشیما ورما (بی پی ایڈ سیمسٹر I) اور انکیتا اور شالہ (ایم پی ایڈ سیمسٹر I) نے ایک وطن پرستی رقص پیش کیا۔

ادبی کلب، یونیورسٹی آف جموں نے ''کہانیاں سنانے کا فن کے ذریعے'' پر ایک روزہ ورکشاپ کا انعقاد کیا

کٹھ پتلی کے ذریعے کہانیاں سنانے کا دلکش فن

جموں: جموں یونیورسٹی میں 24 اپریل 2024 کو ادبی کلب کے زیر اہتمام "کہانیاں سنانے کا فن کٹھ پتلیوں کے ذریعے" کے موضوع پر ایک روزہ ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا۔ یہ منفرد ورکشاپ "اتساہ" پروگرام کے تحت منعقد ہوئی، جس کا مقصد شرکاء کو تخلیقیت اور تخیل کی ایک جادوئی دنیا میں لے جانا تھا۔ اس پروگرام نے کہانیاں سنانے کے قدیم فن کو ایک نئے اور دلچسپ انداز میں پیش کیا۔

پروگرام کی شروعات پروفیسر ستنم کور رینہ، چیئر پرسن اتساہ کی افتتاحی تقریر سے ہوئی۔ انہوں نے ادبی کلب اور اس کی کوآرڈینیٹر پروفیسر صدف شاہ کی کوششوں کو سراہتے ہوئے کہا کہ یہ تقریب تخلیقیت، تخیل اور کہانی سنانے کی قدیم روایت کا ایک خوبصورت امتزاج ہے۔ ان کے مطابق، کٹھ پتلیوں کے ذریعے کہانیاں سنانا نہ صرف ایک تخلیقی عمل ہے بلکہ ایک عملی تجربہ بھی ہے جو شرکاء کو اپنی کہانیوں کو زندہ کرنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایسے پروگرام ثقافتی ورثے کو سمجھنے اور اس پر فخر کرنے کا ایک بہترین ذریعہ ہیں۔

ثقافت اور ورثے سے جڑنے کی کوشش

پروفیسر صدف شاہ نے اس ورکشاپ کے ماہر، مسٹر جسوینڈر سنگھ کا تعارف کرایا۔ سنگرور، پنجاب سے تعلق رکھنے والے جسوینڈر سنگھ کٹھ پتلیوں کے فن کے ماہر ہیں۔ پروفیسر صدف شاہ نے کہا کہ اس ورکشاپ کا مقصد صرف سکھانا نہیں بلکہ شرکاء کو ان کی ثقافت سے دوبارہ جوڑنا بھی تھا۔ ان کے مطابق، کٹھ پتلیوں کے ذریعے نہ صرف کہانی سنانے کا فن سیکھا جا سکتا ہے بلکہ شرکاء اپنی ثقافتی جڑوں کو سمجھنے اور اس پر فخر کرنے کی ترغیب بھی حاصل کرتے ہیں۔ مسٹر جسوینڈر سنگھ نے اپنے خطاب میں کٹھ پتلی کو مواصلات کا ایک طاقتور ذریعہ قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ کٹھ پتلی کے ذریعے کہانی سنانا نہ صرف ایک قدیم فن ہے بلکہ یہ تخلیقی صلاحیت اور خود اعتمادی کو بھی پروان چڑھاتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ کٹھ پتلی کے ذریعے کہانیاں پیش کرنا ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے لوگ اپنی خیالات اور نظریات کو بہتر طور پر دوسروں تک پہنچا سکتے ہیں۔

ورکشاپ کی جھلکیاں

ورکشاپ کا آغاز کہانیاں سنانے کے بنیادی اصولوں کی وضاحت سے ہوا۔ شرکاء کو کہانی کی تعمیر، کرداروں کی تخلیق اور جذبات کی عکاسی کے مختلف پہلوؤں سے آگاہ کیا گیا۔ مسٹر جسوینڈر سنگھ نے شرکاء کو عملی سرگرمیوں میں شامل کیا، جہاں انہوں نے اپنی تخلیقی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے کٹھ پتلیوں کے ذریعے کہانیاں تخلیق کیں۔

ورکشاپ میں شریک طلبہ اور اساتذہ نے نہ صرف کہانی سنانے کے ہنر سے لطف اندوزی حاصل کی بلکہ اپنی ثقافت کے ایک اہم پہلو کو بھی دریافت کیا۔ کٹھ پتلی کے ذریعے کہانیاں پیش کرنے کے عمل نے ان کے لیے ایک منفرد تجربہ ثابت کیا، جہاں انہوں نے تخلیقی طریقے سے اپنی کہانیوں کو زندہ کیا۔

شرکاء کی رائے

ورکشاپ کے اختتام پر، شرکاء نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ تجربہ نہ صرف تعلیمی تھا بلکہ انہیں اپنی جڑوں اور ورثے کے قریب لے جانے کا موقع بھی فراہم کرتا ہے۔ کئی طلبہ نے کٹھ پتلی کے ذریعے کہانیاں سنانے کو اپنے لئے ایک نیا اور دلچسپ تجربہ قرار دیا۔

اس ورکشاپ نے نہ صرف کہانی سنانے کے قدیم فن کو زندہ کیا بلکہ شرکاء کو اس فن کے ذریعے تخلیقیت اور ثقافت سے جڑنے کا موقع فراہم کیا۔ اس تقریب نے یہ ثابت کیا کہ کٹھ پتلی کے ذریعے کہانیاں پیش کرنا نہ صرف تفریح کا ذریعہ ہے بلکہ ایک تعلیمی اور تخلیقی عمل بھی ہے جو ہماری ثقافتی جڑوں کو مضبوط کرتا ہے۔

''لیکھ راج سنگھ کا شاندار تعلیمی سفر: جموں یونیورسٹی سے جے کے پی ایس اسسٹنٹ پروفیسر تک کا عزم''

جموں: لیکھ راج سنگھ، جو جموں وکشمیر کے چھوٹے گاؤں ڈگا، ریاسی سے تعلق رکھتے ہیں، نے اپنے تعلیمی سفر میں شاندار کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ انہوں نے جموں یونیورسٹی سے تاریخ میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی اور اسکے ساتھ ساتھ قومی اہلیت کے امتحان (NET) اور جونیئر ریسرچ فیلوشپ (JRF) میں دوبار 6.99٪ اسکور کیا۔ اسکے علاوہ، وہ JKPSC کے اسسٹنٹ پروفیسر کی حیثیت سے نمایاں پوزیشن پر فائز ہو چکے ہیں۔

لیکھ راج کا تعلیمی سفر ایک عزم اور محنت کی داستان ہے۔ ابتدائی طور پر گاؤں میں رہتے ہوئے انہوں نے اپنے خوابوں کو حقیقت بنایا۔ تاریخ میں اور جموں یونیورسٹی کے شعبہ تاریخ میں نمایاں پوزیشن حاصل کی۔ اسکے بعد کی کامیابیاں NET JRF اور پھر JKPSC اسسٹنٹ پروفیسر کی کامیاب پوزیشن کے ذریعے حاصل ہوئیں۔

لیکھ راج سنگھ نے اپنی کامیابیوں کا راز اپنی سخت محنت، لگن اور جموں یونیورسٹی کی فیکلٹی کی حمایت میں بتایا۔ وہ کہتے ہیں، ''میرا سفر ممکن نہیں تھا اگر مجھے جموں یونیورسٹی کی فراہم کردہ تعلیمی وسائل اور پروفیسروں کی مدد نہ ملتی۔''

انہوں نے اپنے سفر میں اپنی ماں، پروفیسروں اور دوستوں کا شکریہ ادا کیا، جنہوں نے ہر قدم پر ان کی مدد کی۔ انہوں نے بتایا کہ جب وہ اپنے گاؤں سے جموں آئے تو حالات بہت مختلف تھے۔ اسوقت وہ روزانہ 10 سے 11 کلومیٹر پیدل چل کر اسکول پہنچتے تھے، لیکن جموں یونیورسٹی نے انکے لئے نہ صرف تعلیمی امکانات فراہم کیے، بلکہ انکی شخصیت کو بھی نکھارا اور اعتماد دیا۔

لیکھ راجس سنگھ کا سفر ثابت کرتا ہے کہ محنت، عزم اور صحیح رہنمائی سے انسان اپنی قدیر بدل سکتا ہے اور کامیاب ہو سکتا ہے۔

ڈاکٹر بشیر احمد لون کا جموں یونیورسٹی میں ایک شاندار سفر

جے یو پوسٹ نیوز

جموں// سینئر سائنسدان ڈاکٹر بشیر احمد لون کے ساتھ ''جموں یونیورسٹی اور وڈیا میوزیم کا آرکیالوجی اور نیچرل ہسٹری تحقیق میں کردار'' پر ایک دلچسپ گفتگو، صحافت اور میڈیا اسٹڈیز کے طلباء کے ساتھ جموں یونیورسٹی کے سینئر سائنسدان ڈاکٹر بشیر احمد لون کے ساتھ ہوئی، جو جموں یونیورسٹی میں سائنسی کمیونٹی کی ایک اہم شخصیت ہیں۔ اس گفتگو میں جموں یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر اُمیش رائے کی قیادت میں جموں یونیورسٹی کی شاندار شراکتوں، وڈیا میوزیم آف نیچرل ہسٹری کے اہم کردار جو علاقے کی جیولوجیکل اور حیاتیاتی تاریخ کو محفوظ رکھنے میں مددگار رہے، اور ان شعبوں میں جامعات کی علمی کامیابیوں جیسے آرکیالوجی، اینتھروپالوجی اور پیلیونٹولوجی پر روشنی ڈالی گئی۔

سوال: پروفیسر اُمیش رائے کی قیادت میں جموں یونیورسٹی کی نئی شراکتیں کیا ہیں؟

مسٹر کوٹوال نے ڈاکٹر لون سے جموں یونیورسٹی میں پروفیسر اُمیش رائے کی قیادت میں ہونے والی تبدیلیوں کے بارے میں سوال کیا۔ ڈاکٹر لون نے اس بات پر زور دیا کہ یونیورسٹی نے تحقیق اور علمی معیار میں شاندار ترقی کی ہے۔ ''پروفیسر اُمیش رائے کی قیادت میں، جموں یونیورسٹی نے ایک ایسا ماحول پیدا کیا ہے جو اختراعی خیالات، علمی تلاش، اور بین الشعبہ جاتی تحقیق کو فروغ دیتا ہے، خاص طور پر آرکیالوجی اور نیچرل ہسٹری جیسے شعبوں میں،'' ڈاکٹر لون نے کہا۔ یہ ماحول نہ صرف تعاون کو فروغ دیتا ہے بلکہ علاقے کی ثقافتی اور قدرتی وراثت سے بھی ہم آہنگ ہے۔

سوال: وڈیا میوزیم کا تحقیق میں کیا کردار ہے؟

جب ڈاکٹر لون سے وڈیا میوزیم آف نیچرل ہسٹری کے تعلیمی ماحولیاتی نظام میں کردار کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے اس کے اہم کردار کو اجاگر کیا۔ میوزیم جو اپنی فوسلز، معدنیات، اور جیولوجیکل نمونوں کی وسیع ترین مجموعہ کے لیے جانا جاتا ہے، طلباء اور محققین کے لیے ایک اہم وسیلہ ہے۔ "وڈیا میوزیم میں مختلف نمونے ہیں، بشمول شیوالک ہلز کے فوسلز، جو علاقے کے قدیم دور کی جھلک پیش کرتے ہیں،" ڈاکٹر لون نے وضاحت کی۔ میوزیم کے مجموعہ میں کچھ اہم نمونوں میں فوسلز شدہ ہاتھی، ابتدائی ہپو پوٹامس اور قدیم گھوڑے شامل ہیں، جو زندگی کی ارتقاء کو سمجھنے میں مددگار ہیں۔

سوال: وڈیا میوزیم میں موجود کچھ منفرد نمونے کون سے ہیں؟

ڈاکٹر لون نے میوزیم میں موجود منفرد نمونوں کے بارے میں بھی بتایا، جن میں شیوالک ہلز سے 11 فٹ لمبا ہاتھی کا دانت شامل ہے، جو ہاتھیوں کے قدیم آباؤں کی تفصیلات فراہم کرتا ہے۔ میوزیم میں نایاب فوسلز شدہ پودے، کیڑے مکوڑے اور سمندری حیات کے نمونے بھی موجود ہیں، جن میں سے کچھ لاکھوں سال قدیم ہیں۔ ایک سب سے منفرد نمونہ کیمبرج، انگلینڈ سے فوسلز شدہ شارک کا دانت ہے جو شاندار طریقے سے محفوظ کیا گیا ہے۔ ''یہ نمونے نہ صرف تاریخی آثار ہیں بلکہ نیچرل ہسٹری میں تحقیق کو آگے بڑھانے کے لیے بھی اہم ہیں،'' انہوں نے مزید کہا۔

سوال: تحقیق میں وڈیا میوزیم کے مجموعے کا کیا کردار ہے؟

کوٹوال نے سوال کیا کہ میوزیم کے مجموعے کس طرح جاری تحقیق میں مدد دیتے ہیں۔ ڈاکٹر لون نے وضاحت کی کہ نمونے علاقے کی جیولوجیکل اور ارتقائی تاریخ کو سمجھنے کے لیے اہم وسائل فراہم کرتے ہیں۔ ''فوسلز اور جیولوجیکل نمونے زندگی کے ارتقاء، ماحول میں تبدیلیوں اور زمین کی تاریخ کا مطالعہ کرنے کے لیے ضروری ڈیٹا فراہم کرتے ہیں،'' ڈاکٹر لون نے کہا۔ میوزیم کی تحقیق شیوالک کے آثار کا مطالعہ کرنے میں مددگار ثابت ہوئی ہے اور طلباء کو عملی سیکھنے کا موقع فراہم کرتی ہے، جو ان کی تعلیمی تجربے کو مزید بڑھاتی ہے۔

سوال: قدیم انسانی عادات پر آپ کے کیا خیالات ہیں؟

گفتگو کا ایک دلچسپ پہلو حالیہ آرکیالوجیکل دریافتیں تھیں جو قدیم انسانی عادات کو اجاگر کرتی ہیں۔ ڈاکٹر لون نے قدیم گوشت کے کاٹنے کے آلات کے بارے میں تفصیلات شیئر کیں، جو ابتدائی انسانوں کے استعمال میں تھے۔ "یہ دریافتیں نہ صرف انسانی اوزاروں کی ارتقاء کو ظاہر کرتی ہیں بلکہ ابتدائی تہذیبوں کی غذائی عادات پر بھی روشنی ڈالتی ہیں،" ڈاکٹر لون نے کہا۔

سوال: جموں یونیورسٹی اور اس سے آگے تحقیق کا مستقبل کیا ہے؟

گفتگو کے دوران، کوٹوال نے ڈاکٹر لون سے جموں میں تحقیق کے مستقبل کے بارے میں سوال کیا، خاص طور پر آرکیالوجی اور نیچرل ہسٹری کے بارے میں۔ ڈاکٹر لون نے پر امید انداز میں کہا کہ جموں یونیورسٹی اور وڈیا میوزیم کے درمیان جاری تعاون تحقیق کے ان شعبوں میں حدود کو آگے بڑھاتا رہے گا۔ "جموں میں بڑھتی ہوئی دلچسپی اور تحقیق کے ساتھ، جموں ایک ایسا مرکز بننے جا رہا ہے جہاں آرکیالوجی کی دریافتوں کی مدد سے قدیم تہذیبوں کے بارے میں ہمارے تصورات کو نیا رخ ملے گا،" ڈاکٹر لون نے اختتام کیا۔

سوال: قدرتی تاریخ کو آنے والی نسلوں کے لیے محفوظ کیسے رکھا جائے گا؟

گفتگو کا اختتام قدرتی تاریخ کے مطالعہ اور تحفظ کی اہمیت پر ہوا۔ ڈاکٹر لون نے عوام سے، خاص طور پر طلباء اور نوجوان محققین سے کہا کہ وہ وڈیا میوزیم کا دورہ کریں اور قدرتی دنیا کی تاریخ میں غرق ہو جائیں۔

''ہمارے فوسلز اور جیولوجیکل نمونے صرف ماضی کے آثار نہیں ہیں؛ وہ ہماری ارتقاء اور اس ماحول کو سمجھنے کے لیے اہم ہیں جو ہمیں شکل دینے والا تھا''۔ انہوں نے کہا۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ اس علم کا تحفظ مستقبل کی نسلوں کے محققین اور اسکالرز کے لیے بہت ضروری ہے۔

ایر شبھم کوٹوال اور ڈاکٹر بشیر احمد لون کے درمیان یہ تبادلہ خیال اس بات کو اجاگر کرتا ہے کہ جموں یونیورسٹی اور وڈیا میوزیم تحقیق کے میدان میں کس طرح اہم کردار ادا کرتے ہیں اور علاقے کی قدرتی وراثت کو محفوظ رکھنے میں کس طرح مدد دیتے ہیں۔ علمی اداروں کی مسلسل حمایت اور محققین جیسے ڈاکٹر لون کے تجربے سے، جموں اور اس کے باہر آرکیالوجی اور نیچرل ہسٹری تحقیق کا مستقبل روشن نظر آ رہا ہے۔

وڈیا میوزیم آف نیچرل ہسٹری کے بارے میں:

وڈیا میوزیم آف نیچرل ہسٹری، جو جموں میں واقع ہے، قدرتی تاریخ کے تحفظ اور مطالعہ کے لیے ایک اہم ادارہ ہے۔ میوزیم کے فوسلز، چٹانوں، معدنیات اور جیولوجیکل نمونوں کا وسیع مجموعہ ایک تعلیمی وسیلہ اور محققین اور طلباء کے لیے تحقیق کا مرکز ہے۔ اپنے نمونوں اور تحقیقی منصوبوں کے ذریعے، میوزیم زمین کی جیولوجیکل اور حیاتیاتی تاریخ کے بارے میں سائنسی فہم کو آگے بڑھانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

•••••

Editorial Team

Chief Editor: Prof Shyam Narayan Lal, Managing Editor: Prof.Garima Gupta

News Editor: Prof. Garima Gupta, Senior Sub-Editors: Shafkat Wani Choudhary Mohd Javaid

Sub Editors: Khalid Mir, Sajid Bhat Vinod Balwal , Luv Singh

Students of Semester 2nd at Departent of Journalism and Media studies, University of Jammu.